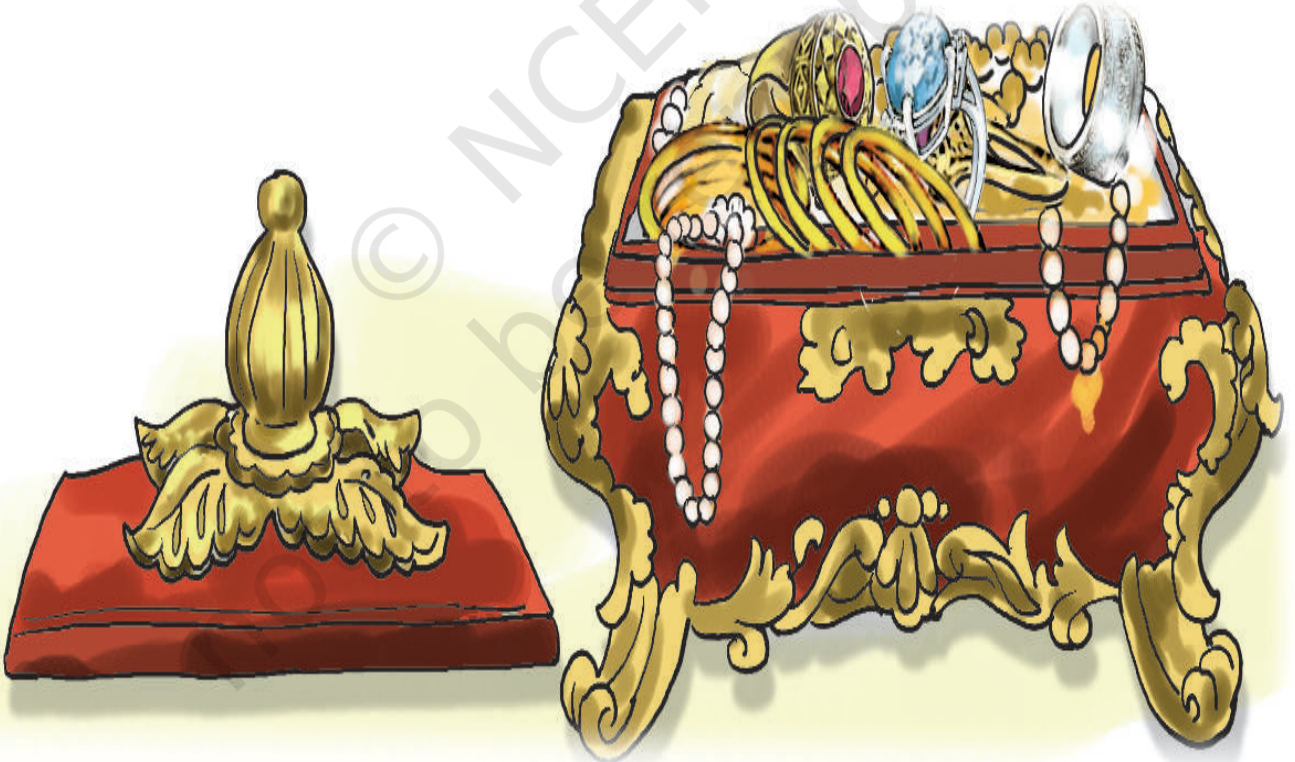




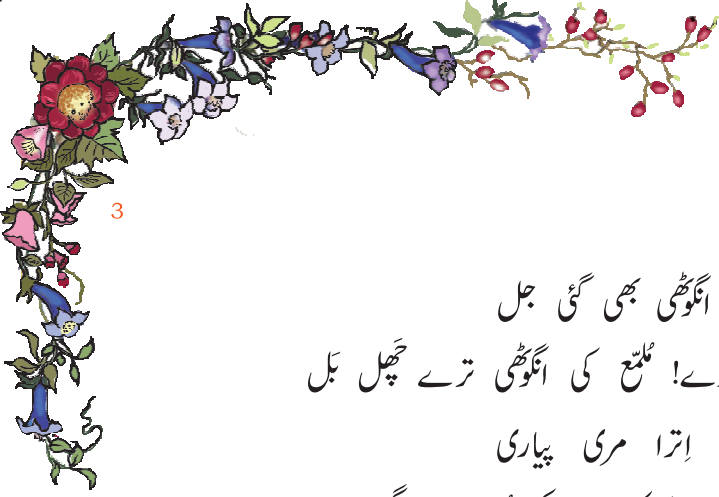
ملّح کی انگوٹھی

چاندی کی انگوٹھی پہ جو سونے کا چڑھا جھول
اچھی تھی، لگی بولنے اِترا کے بڑا بول
اے دیکھنے والو! تمہیں انصاف سے کہنا
چاندی کی انگوٹھی بھی ہے کچھ گہنوں میں گہنا



چاندی کی انگوٹھی کے نہ میں ساتھ رہوں گی
وہ اور ہے میں اور، یہ ذلت نہ سہوں گی
میں قوم کی اونچی ہوں، بڑا میرا گھرانہ
وہ ذات کی گھٹیا ہے، نہیں اس کا ٹھکانا
میری سی کہاں چاشنی میرا سا کہاں رنگ
وہ مول میں اور تول میں میرے نہیں پاسنگ
میری سی چمک اس میں نہ میری سی دمک ہے
چاندی ہے کہ ہے رانگ مجھے اس میں بھی شک ہے





3

ملّے کی انگوٹھی

یہ سنتے ہی چاندی کی انگوٹھی بھی گئی جل
”اللہ رے! ملّے کی انگوٹھی ترے چھل بل
سونے کے ملّے پہ نہ اتر مری پیاری
دو دن میں بھڑک اس کی اتر جائے گی ساری
کچھ دیر حقیقت کو چھپایا بھی تو پھر کیا
جھوٹوں نے جو سچوں کو چڑایا بھی تو پھر کیا
مت بھول کبھی اصل کو اپنی اری احمق!
جب تاؤ دیا جائے گا ہو جائے گا منھ فق



سچے کی تو عزت ہی بڑھے گی جو کریں جانچ
مشہور مثل ہے کہ نہیں سانچ کو کچھ آج
کھوٹے کو کھرا بن کے نکھرنا نہیں اچھا
چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا

اسماعیل میرٹھی

سوالات

- 1- ملمع کی انگوٹھی کیوں اترانے لگی؟
- 2- چاندی کی انگوٹھی نے اس کی کیسے خبر لی؟
- 3- ”اوچھی تھی، لگی بولنے اتر کے بڑا بول“ کا مطلب بیان کیجیے۔
- 4- ”سانچ کو کچھ آج نہیں“ اس مثل کا مطلب لکھیے۔
- 5- ”چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا“ شاعر کی اس سے کیا مراد ہے؟